خطبہ

جو یکم دسمبر ۱۸۹۹ء کو حضرت مولٰنا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ نے پڑھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہٖ محمدٍ وآلہٖ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ

اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ - سورہ ابراہیم رکوع ۵ -

اور جب ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کی حضور یوں دعا مانگی - اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادے! اور مجھ کو اور میرے بیٹوں کو بتوں کی پرستش سے بچا - اے میرے پروردگار انھوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا - جو شخص میرے پیچھے ہو لیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو غفور رحیم ہے! اے میرے پروردگار میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک وادی میں لبا دیا ہے جس میں کوئی کھیتی باڑی نہیں ہے جو تیرے معزز گھر کے پاس ہے اور یہ اس لئے ہے کہ نماز کو درست رکھیں اور طرح طرح کے پھل اُن کو عطا فرما کہ وہ شکر گذار ہوں - سو تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا اور اُن کو ثمرات عطا فرما کہ وہ قدر دان ہوں میں نے ان چند آیتوں کو آج محض

اس غرض سے پڑھا ہے تاکہ اپنے دوستوں اور سننے والوں کو خدا تعالیٰ کی اُس عادت مستمرہ کا نشان دکھاؤں جو اُس کے مرسل و مامور اور راستباز بندوں کے ساتھ جاری ہے -

ان آیات پر ایک پر غور نگاہ کرنے سے پتہ لگے گا - کہ جب خدا تعالیٰ کے راستباز - برگزیدہ مامور کسی سرزمین کی طرف توجہ کرتے ہیں تو اُس پر خدا تعالیٰ کی کیسی توجہ ہوتی ہے اور وہ زمین کیا سے کیا ہو جاتی ہے؟

اسلام میں بڑا عظیم الشان نمونہ خدا کے انواع و اقسام فضلوں کا سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی پاک ذات ہے - قرآن کریم میں آپ کا ذکر اس لئے بھی ایک عظمت کے ساتھ ہوا ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا - اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے

والد ماجد۔ اور قریش عرب کے مورث اعلیٰ ہیں اور وہ بزرگ شخص ہیں جو تاریخی دنیا میں نبوت کا کامل معیار ہیں اور جنہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کے ممکن قربانی دی۔ اور خدا کے وعدے اُن کے ساتھ پورے ہوئے آسمان کے تاروں اور سمندر کے قطروں اور بیابان کی ریت سے اُن کی ذریت زیادہ ہوئی۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے ایک بات یاد دلائی ہے جو ایک عظیم الشان پیشگوئی اپنے اندر رکھتی ہے اور جس کا دامن قیامت تک لمبا ہے ہر زمانہ میں اُس کی صداقت کا زندہ ثبوت ملتا ہے۔ سیدنا ابراهیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مولیٰ سمیع علیم سے عرض کرتے ہیں کہ میں اپنی اولاد کو اس وادی میں جہاں نہ کسی قسم کی راحت و آسایش کے سامان ہیں آباد کرتا ہوں کہ وہ بھی تیرے محرم اور مکرم بیت کے جوار کے سبب سے مکرم و محترم ہوں اور اس توحید خیز پاک سرزمین میں ان کی روحیں اقامت صلوٰۃ کی طرف متوجہ ہوں اور حقوق الٰہی کے ادا کرنے میں عالم کے لئے نمونہ ہوں اور ساری دنیا ان ہی سے تیری صلوٰۃ یعنی تیرے حقوق کی بجا آوری کا سبق سیکھے اور اس وادی کے خوشگوار پانی اور اس کی قدرتی زرع سے ساری دنیا نئی زندگی پائے سو تو بھی ناس (یعنی جنہیں یہ مرکز توحید قدامت کے سبب سے فراموش ہو گیا ہے) کے فواد (یعنی جو عشق وہوا کا منبع ہے اور جس میں اس بات کی ضرورت ہے کہ اصلی وطن کے یاد سے اُس میں اشتعال پیدا ہو جائے۔) میں وہ قوت ہوا اور عشق کی ڈالدے کہ اطراف عالم سے دیوانہ وار ان کی طرف دوڑے آئیں۔ اللہ اللہ وہ وقت کیا تھا اور وہ دل کیا تھا اور وہ مقام کیا تھا۔ اس دعا کو دیکھو اور پھر اس دعا کے نتیجہ کی طرف دیکھو۔ وہ وادی غیر ذی زرع جہاں اس وقت مکہ معظمہ واقع ہے اُس وقت جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی بے آب وگیاہ ٹیلوں اور کنکریلے میدانوں کے سوا کچھ نہ تھا۔

اس میں شک نہیں کہ غیر معلوم زمانہ سے خدا کی سب سے پہلی مسجد یہی ہے اور کوئی نہیں بتلا سکتا کہ خدا نے اُس کو کب بنایا توریت سے پتہ لگتا ہے کہ جناب آدم علیہ السلام بھی یہاں نماز پڑھنے آئے۔ بہر حال جب ابراھیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اس میں بسایا اُس وقت اُس کی جو حالت تھی وہ وادی غیر ذی زرع کے الفاظ سے خوب سمجھ میں آ سکتی ہے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا سے اُس کی اُس وقت کی حالت کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے یہ جگہ بے آب وگیاہ ویران اور سنسان بنجر زمین تھی۔ جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی ایک بھیانک نظارہ سڑے ہوئے پہاڑوں کا نظر آتا تھا جنہیں نہ کوئی درخت اور نہ کوئی سبزہ۔ کوئی ایسا چشمہ صافی رواں نہیں جو اپنے دلکش اور خوشگوار نظارہ سے قافلہ کو ٹھیرا سکے۔

اس کے دور دور ایک قبیلہ آباد تھا جنکو جرہم کہتے تھے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ وہ کون سی بات ہو سکتی تھی جو کسی کو یہاں آکر آباد ہونے کی ترغیب دیتی۔

جیسا میں نے ابھی کہا ہے اس وادی کی کیفیت حضرت ابراہیم کی دعا سے خوب سمجھ میں آتی ہے۔ ظاہری حالت تو یہ ہے کہ وہ بنجر اور ویران ہے۔ لوگوں کا رجوع نہیں کسی قسم کے پھل پھول وہاں میسر نہیں آسکتے۔ خدا تعالیٰ کے نام کی عظمت و جلال کو زندہ کرنے والا بھی وہاں کوئی نہیں۔

اس وقت دو آدمی ابراھیم اور اسمعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام اس شکستہ مسجد کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں۔

اب غور طلب یہ امر ہے کہ ظاہری حالت تو اس کی جو تھی وہ تھی اب وہ کونسی بات ہے اور وہ کیا خوبصورت اُمید ہے جس پر یہ دو معمار یا ایک معمار اور ایک مزدور نہایت بشاشت اور مسرت کے ساتھ ان شکستہ دیواروں کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں۔ اور پھر کس قوی دل اور بصیرۃ اور شعور سے کہہ رہے ہیں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ محسن و مولا! جس کے الہام اور القا سے ہم ان دیواروں کو بلند کر رہے ہیں تو ہماری مزدوری قبول فرما اللہ اللہ کیا دعا ہے اور کیا الفاظ ہیں انک انت السمیع العلیم۔ یعنی تو جو ان الفاظ کو جو دل سے نکلتے اور اخلاص سے نکلتے ہیں سنتا جانتا ہے اور پھر ربنا وابعث فیہم رسولا مولی کریم اُن میں ایک رسول پیدا کر جس پر تیری وحی متلو نازل ہو اور ایسی کتاب اس کو ملے جو قیامت تک پڑھی جاوے اور یہ گھر توحید کا گھر ہو اور دنیا بھر کے ثمرات سے انکو متمتع کر۔

اب سے کئی ہزار سال پیچھے نکل جاؤ۔ جب کہ یہ مسجد بن رہی تھی اور باپ بیٹا اس کی تعمیر میں لگے ہوئے تھے اور پھر آج کل جو اس کی حالت ہے اُس پر دھیان کرو۔ دیکھو اُسی وادی غیر ذی زرع میں

اب گیا ہے جو نہیں ملتا - کوئی پھل کوئی شئے دنیا کی کسی قطعہ پر پیدا ہو بنگال میں ہو یا برہما میں کشمیر میں ہو یا دکن میں شام میں ہو یا یورپ میں غرض کہ روئے زمین کے کسی قطعہ اور حصہ میں ہو مگر **مکہ معظمہ** میں وہ ضرور پہونچے گا -

پھر اُس بنجر اور ویران زمین کی طرف لوگوں کے رجوع کو دیکھو کہاں کہاں سے وہاں پہونچتے ہیں خدا اُکے مقبول بندہ کے الفاظ میں وہ کیا پاک "تاثیر اور جذب تھا جس نے روئے زمین کے دلوں کو مقناطیسی اثر سے کھینچ ہی تو لیا -

فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم

تہوی کا لفظ کیا لطیف ہے یعنی ہوی اُس گرنے کو کہتے ہیں کہ کوئی چیز عمودی کڑاڑے سے پہاڑ کی گرے .... اور کوئی چیز راستہ میں اُس کو روک نہیں سکتی ایسا ہی دلو نمیں کشش ڈالدے کہ بے اختیار ہو کر کھینچے چلے آویں -

اب دیکھ لو - کہ دنیا کے بلاد مختلفہ سے کیسی کیسی تکالیف و مصائب برداشت کرکے کڑی سردیاں جھیلتے ہوے اور چل چلاتی دھوپ میں وہاں پہونچتے ہیں راستہ کے مصائب اور مشکلات اُن کے شوق اور ارادہ کو پست نہیں کرسکتے - یہ بات کیا ہے کہ وہ بے اختیار ہوئے چلے جاتے ہیں ؟

اصل یہی ہے کہ خدائے خالق کی طرف سے ان دلوں میں ایک جنبش پیدا ہوگئی ہے اور یہ نتیجہ ہے اُس ابو الملة سیدنا **ابراهیم** کی دعا کا **علیه الصلوة والسلام** -

اس سے معلوم ہوا کہ **دعا** مقبول الٰہی کیسے سنی جاتی ہے -

بے آب وگیاہ وادی کا صرف **ابراهیم علیه الصلوة والسلام** کی دعا کے موافق آباد ہو جانا یہ ایک نشان نبوت ہی - ورنہ ایک ویران گاؤں جہاں کسی قسم کی دلچسپی اور تجارت اور حرفت کے ذرائع کی وسعت نہ ہو وہاں دنیا بھر کے مشہور اور مرجع خلایق شہروں لندن پیرس قسطنطنیہ مصر امریکہ ہند وغیرہ سے لوگ موت کو پسند کرکے جانا راحت اور تسلی کا ذریعہ سمجھتے ہیں - تو اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ بے آب وگیاہ بستی کا آباد ہو جانا اور لوگوں کا اس طرح رجوع ہونا ایک صادق اور مامور من اللہ کا نشان ہوتا ہے -

اب وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ کیوں کر کسی راستباز کو شناخت کریں ؟ اور وہ کیا معیار ہے کہ گوشت کی زبان کے کلام کو کلام خدا سمجھیں غور کریں اور خدا کے لئے موت کو پیش نظر رکھکر سوچیں ! کہ **ابراهیم** علیه السلام بظاہر ایک انسان تھا - آدمیوں کی سی شکل اور شمائل رکھتا تھا مگر ان الفاظ کے اُسی طرح پورا ہونے نے قیامت تک جو اُس کے مُنہ سے ایک وقت نکلے یہ ثابت کردکھایا کہ وہ خدائے جلیل کا کلام تھا - عزیزو ! خدا کیلئے سوچ کر دیکھو کہ کیا نبوت کی شناخت کا یہ سیدھا راستہ نہیں ہے ؟ بے شک بیشک یہی ایک راہ ہے یعنی یہ کہ اُس کلام غیب میں مقتدر قوت بھری ہوئی ہو اور اُس کا ظہور انجوبہ نما ہو -

میں حق کے کہنے سے ذرا بھی ہچکچاتا نہیں - میں تم سب کو جو یہاں موجود ہیں اُس سچائی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جس کا لطف مدتوں سوچ سمجھ کر مجھے آیا ہے - اسی قادیان کی طرف دیکھو !

کیا یہ بولنے والا ایسے شہر کا باشندہ نہیں جو اس گاؤں سے ہزار درجہ بہتر اور دلکش نظارے رکھتا ہے ایسا ہی تم دیکھو گے کہ بہت سے آدمی جو اپنے آراموں اور ہزارہا راحتوں کو قربان کرکے یہاں آباد ہورہے ہیں اور ہزارہا میل کا سفر طے کرکے راستہ کی مشکلات اور تکالیف کو جھیلتے ہوے آتے ہیں کیا اس بستی کے کسی خوبصورت نظارہ کی وجہ سے ؟ نہیں ہرگز نہیں - بلکہ بات یہی ہے کہ یہ جگہ **مکہ** کی خادم بنی ہے پس اُسی نور کی خدمت کی وجہ سے جو **فاران** کی چوٹیوں پر چمکا اور **مکہ** سے نکلا یہ بستی ایک **نور** کے فرزند کی وجہ سے مخدوم ہورہی ہے اس نور کے فرزند کے زیر نظر کیا ہے ؟

وہی جو **ابراهیم** کی دعا یعنی **لیقیموا الصلوة** اس سے میرے روح میں سرور کے ساتھ یہ بات آئی ہے کہ کوئی بستی اور کوئی خاندان اور گھر آباد نہیں ہوسکتا جب تک کہ خدا کی عزت و جلال کا نشان اُس میں قائم نہ ہو - **مکہ** کیا چیز تھی ؟ خدا نے جو اُس کو روئے زمین کا مرجع بنایا - اس کو **دجال کے فتن** سے ابدالآباد کے لئے محفوظ رکھا اور جہاں **لا الٰہ الا اللہ** کی حکومت رہے گی صرف اس لئے معزز و مکرم ہوا کہ وہاں خدا کا جلال ظاہر ہوا بدبخت ہے وہ جگہ جہاں خدا کے نام کی بے عزتی ہو - دیکھلو دنیا میں مشہور و معروف شہر بابل

جہاں کئی کروڑ انسان رہتے ہیں۔ آخر بدکاری اُسے کھا گئی دیکھو
کے نشانات پر غور کرو۔ اور سوچو
کہ جہاں خدا کا جلال نہیں وہاں
آبادی ہو نہیں سکتی۔ اور جہاں
خدا کے نام کی عزت و عظمت
ہو وہ جگہ ویران بھی ہو تو آباد
ہو کر دنیا میں محترم قرار پائیگی۔
پس خوب یاد رکھو کوئی
دعا، قبولیت کے نشان اپنے اندر
نہیں رکھ سکتی جب تک کہ خدا کے
جلال کے اظہار کے لئے نہ ہو۔
بیس بائیس سال پیچھے چلو اور
دیکھو کہ خدا کے ایک راستباز بندہ
کو جو اسی بستی کا نور اور ہادی
ہے یہ الہام ہوا تھا کہ وَسِّعْ
مَکَانَکَ یَاْتُوْنَ مِنْ
کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اپنا مکان
وسیع کر خدا کے مہمان دور دراز
ملکوں سے آتے ہیں۔
اُس وقت یہ مسکین گمنام
کوٹھڑیوں میں بیٹھا ہوا تھا۔
اُس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ برا
مدراس عرب اور کشمیر اور دوسرے
قطعات الارض سے مہمان آئیں
گے۔ مگر تم آج دیکھ سکتے ہو
کہ وہ جو کچھ براہین احمدیہ میں لکھا
گیا تھا کیسا سچ ثابت ہوا۔ اور کسقدر
دور دراز حصوں سے محض خدا کی
رضا جوئی کے لئے خدا کے مہمان
چلے آتے ہیں اور آئے دن
مکانات کی وسعت کا الہام کیا
ثابت ہو رہا ہے۔
اس گاؤں کا وہ مشرقی حصہ جو
سنڈاس بنا ہوا تھا اور جہاں
ہزاروں من پاخانہ پڑا ہوا تھا
آج تم دیکھتے ہو کہ وہاں کیا ہے؟
ایک لمبا سلسلہ مکانوں کا دیکھ کر
تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ آواز خدا کی
آواز تھی۔ مگر یہ سب کچھ کیوں ہوا۔
صرف اس لئے کہ غرض یہ تھی
لیقیموا الصلوۃ خدا کا جلال
قائم ہو۔ چونکہ یہ مرد خدا خدا کے
لئے اور خدا میں بولا اور بولتا ہے
اس لئے خدا نے صلہ کے طور
کے طور پر اس کی بستی کو بھی مومنین
کے لئے نشان بنایا کیونکہ خدا کی
نعمتیں اور بخششیں اپنا زندہ ثبوت
اس سے دیتی ہیں کہ ان کے
نمونے سدا قائم رہتے ہیں
میں روح اور راستی
سے شہادت دیتا ہوں اور جس کی
فطرت سلیم اور نیک ہے وہ
اس کو بدگمانی سے نہ دیکھے گا۔
میں محض اللہ کے لئے گواہی دیتا
ہوں جس کا پاک کلام میرے ہاتھ
میں ہے اور جس کے حضور مرکر
کھڑا ہونا ہے میں جو ۱۸۹۶ء
سے یہاں رہتا ہوں خلوت میں
جلوت میں ہر حال میں آدھی
آدھی رات تک اپنے امام کی
گفتگو سنی ہے میں خوب جانتا
ہوں کہ میری روح نے دھوکا
نہیں کھایا ہے۔ میں نے دیکھا ہے
کہ امام کی روح میں خدا کی نصرتیں
اُس کے ساتھ ہوں خدا کی
عزت و جلال کے لئے اُسی طرح
جوش اور غیرت ہے جس طرح
سیدنا محمد مصطفی صلی
اللہ علیہ وسلم اور سیدنا
ابراہیم علیہ السلام
کی روح میں تڑپ تھی۔
میں خدائے ذوالجلال کی قسم
کھا کر کہتا ہوں کہ پاک ہادیان
عالم کے جوش اور اس کے جوش میں
میں نے کوئی فرق نہیں دیکھا تو ممکن
ہے کہ خدا ایسے شخص کو ضائع
کرے۔ ہرگز نہیں!! اگر وہ
کامیاب نہ ہو تو سمجھو کہ پھر کوئی
کامیاب نہیں ہوا۔
میں جب اول اول یہاں
آیا اس متعفن جوہڑ کے ایک
بعید کنارے پر ایک جھنڈا
گڑا دیکھا۔ میں چونکہ نو وارد تھا
اس لئے مجھے کچھ معلوم نہ تھا
کہ یہ نشان کیسا ہے۔ مگر بغیر کسی
زیادہ سوچ کے زحمت اٹھانے
کے ظاہری نظارہ نے بھی
سمجھا دیا کہ مکہ کے پڑوس میں
لات منات یا سومنات کا مندر
ہونا ضرور ہے اور عادتاً یہ
معمولی بدعت اور شرارت اور
خبث کا نشان ہوگا جیسی اُس
کی برادری کے بت گاؤں میں
دیکھے جاتے ہیں۔ مگر بعد میں
معلوم ہوا کہ اس کا گاڑنے
والے نے بڑے وثوق سے
اسے گاڑا ہے اور چونکہ وہ
خدائے عالم الغیب کی قاہرانہ
قدرتوں اور اُس کی معجزانہ
باتوں پر ایمان نہیں رکھتا وہ
سمجھتا ہے کہ اُس کی شرارت کا
منصوبہ چل جائے گا اور آب
و گل کے ہاتھ کی بنائی ہوئی بودی
عمارت پائیداری پکڑ جائیگی
اور وہ خدا کے قدوسیوں اور
مقبولوں کی طرح ایک نشان
ہو جائے گا۔ اور معاً خدا کی
برگزیدہ کی کارروائی کو اپنی
مکار و غدار نفس کے حوصلے سے
ملیا میٹ کر دے گا۔ مگر اس
نشان کو غیرت الٰہی نے اوندھا
کر دیا اور اُس مقام پر گاؤں
کے ہندو اور چوہڑے موت
اور پاخانہ کرتے ہیں اور
دور دور سے پاخانہ اور
پیشاب روک روک کر لوگ
وہاں آتے ہیں کہ اُس نشان
کو ناپاکی سے شرف اندوز
کریں۔
یہ سرسری باتیں نہیں یہ
خدا کی باتیں اور عبرت کی باتیں
ہیں۔
خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے
کہ کمینہ بغض اور سفلہ عداوت
نے یہ باتیں میرے منہ سے

نہیں بخود میں سے نا حق کے بغض
اور عناد کا نہ سبب سے حصہ نہیں
دیا گیا۔ سینے نا بہ نا غور کی ہے
کہ وہ سومنات کا مندر جہاں
ہندوستان کے بڑے بڑے
عزت مند راجوں مہاراجوں
کے چھ چھ سو ناکتخدا
لڑکیاں پجاریوں اور زائروں کے لئے
وقف خدمت رہا کرتی تھیں
کیوں اس کی اینٹ سے اینٹ
بج گئی اور ابرہہ اشرم کا
وہ گرجا جو بیت اللہ کی رقابت
میں اُسنے بنایا تھا ویرانی کے
بے رحم ہاتھوں سے نذر ہوا اور
وہ بڑا اجھاری مندر جس کے رئش
کو سکندر یونانی بڑے فخر سے
نکلا تھا بے نام و نشان ہوگیا۔
اس کا سبب بجز اس کے کچھ
نہیں کہ وہ مکان خدا کے جلال
اور عزت کے اظہار کے مکان
نہ تھے ان کی در و دیوار میں
فسق و فجور کا رنگ دیکھ لگا تھا
اس لئے غیرت خداوندی نے
اس کا نام نشان مٹا ڈالا۔
اور بیت اللہ مسجد حرام کی نسبت
دعوی کیا گیا ہے کہ اس کا قیام و
پایداری اور اعدا کی دست
برد کا ہدف نہ بننا ایک نشان
ہوگا۔ ذلك لتعلموا ان
الله يعلم غيب السموات
والارض کہ خدا ئے
عالم الغیب کے ہاتھوں کا بنایا
ہوا ہے جس کو آسمان و زمین
کے انقلاب اور ان کے زیر
و زبر کرنے والی گردشیں
معلوم ہیں اور وہ خوب جانتا ہے
کہ مکے معظمہ
پر ان کی حوادث کا کوئی اثر نہ
ہوگا۔

اللہ اللہ! اس قدر ظاہرانہ پیشگوئی
ایک اینٹ اور پتھر کے مکان
کی نسبت کوئی مخلوق معمار کرسکتا ہے
مگر یہ تعصب خدا کو مخصوصاً
اس مکان کی نسبت ہوا کیوں
اس کا حل ان لفظوں میں ہے
لیقیموا الصلوٰة
یعنی اس لئے کہ اللہ تعالی کی
عظمت اور توحید کی وہ جگہ ہو
اور ساری دنیا نے اس کی
چھاتیوں سے دودھ پیا ہے

اس **قادیان** کے
جو قریب مثال سینے دیتی ہے
وہ بے التفاتی کے قابل نہیں
ایک آدمی کی شکل نے کیا کیا
آرزوئیں اور جوش دل میں
رکھکر اور اپنی اٹکل کی پیشگوئی
کی بنا پر اُس نشان کو کھڑا
کیا تھا اور ایک گروہ کو اپنے
گرد جمع بھی کیا تھا۔ مگر اس کی
ساری امنگیں خاک میں ملگئیں
اور اس کی تمنا ہیں کوڑے
کرکٹ کی ٹوکریوں کے نیچے
دب گئیں اور دوسرا حقیقی
راستباز اس وقت اگر گمنام
تھا تو آج ماہ چہاردہم کی
طرح چمکتا ہے اور ہزاروں
راستبازوں کے قلوب اس کی
محبت سے بھر گئے ہیں اور ایک
عالم اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے
اس کی وجہ صداقت ہے۔

اے قادیان کے مبارک
نور اور اے پنجاب کے فخر
امام اور ہادی تیری صداقتیں
ابراھیم کی طرح واضح
اور تیرے ثبوت محمد احمد
(اللھم صل علیه وبارك
وسلم کما بارکت وسلمت
وصلیت علی ابراھیم)
کی طرح نمایاں ہیں جو کچھ خدا
کے قاہر اور مقتدر ہاتھ نے
ان تمام برگزیدوں کے لئے
کیا وہ سب تیرے لئے کیا۔
تو ابد کے لئے نور اور رحمت
آیا ہے۔ زمین تیری تاثیرات
سے بھر جائے گی اور تو برومند
ہوگا۔ اس لئے کہ خدا اور اس
کے فرشتے اور عباد صالحین
رات دن تجھ پر سلام بھیج رہے
ہیں۔ تیرے حاسد اسی طرح
انگلیاں کاٹیں گے اور تیری
ترقیاں دیکھ دیکھ کر بریاں
ہوں گے جیسے ان پہلے راستبازوں
کے ہوئے۔

بڑھ اور پھل اور
پھول کہ تیرا پیڑ اب صرصر کے
جھونکوں کے زد اور پانی اور
باران کے دستبرد سے آگے
نکل گیا ہے۔ تو ابراھیم
کا فرزند اور محمد کا سچا
غلام اور نوح کا حقیقی
بھائی ہے علیہم الصلوٰة والسلام
ہاں اس اپنے ناکارہ
خادم کے لئے بھی ان گھڑیوں
میں لب شفاعت کھول جب کہ
تجھ میں اور خدا میں کوئی حائل
نہیں ہوتا۔

برادران! وقت ہے
اس نعمت کی قدر کرو اور اس
نمونہ سے سبق سیکھو۔
خدا ہم سب کو اقامت صلوة کی
توفیق دے آمین

گورنمنٹ کیلئے ایک مشکل الحل مسئلہ

ہم نے اخبار پیونیر کے اس عنوان
والے مضمون کا ترجمہ جو دلچسپی
سے بھرا ہوا تھا اپنے چند
ریمارکس کے ساتھ اشاعت مورخہ
۲۴ر نومبر میں شائع کیا تھا اور
امید کی تھی کہ اس پر ضرور کوئی

نکتہ چیں نظر ڈالی جاوے گی حال میں مولوی مرزا صادق علی بیگ صاحب نے اُس کے متعلق اپنے خیالات جریدہ روزگار مورخہ ۹ دسمبر میں ظاہر کرکے ہماری اُمید پوری کردی جن کے دیکھنے سے ہمیں خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی۔ خوشی اس وجہ سے کہ حیدر آباد کی اسلامی جماعت میں ایسے اصحاب بھی پیدا ہوتے چلے ہیں جو اخبارات کی مذہبی تحریرات پر غور کرنے لگے ہیں۔ اور رنج اس وجہ سے کہ محرر مضمون نے وسیع نظر سے کام نہیں لیا ہے منصفانہ بحث اور غیر متعصبانہ نکتہ چینی سے ضرور ماتحن فیہا مسائل پر ایک روشنی پڑتی ہے مگر ایسی طرز سے احتراز کرنا لازمی ہے جس سے مسلمہ اصول پر اعتراض لاحق ہو۔

مضمون زیر بحث میں فضیلت و اکملیت مذہب کے ثبوت کے لئے دو صورتیں بیان کی گئی تھیں۔ اوّلاً یہ کہ ہر مذہب کے علماء و فضلاء اپنی اپنی کتاب کے رو سے اپنے مذہب کی اعلیٰ تعلیم کا ثبوت دیں جس سے اُس مذہب کی اخلاقی حالت اور فضیلت کا موازنہ ہو۔ مگر اس کے متعلق نکتہ چینی محرر نے یہ رقم فرمایا ہے کہ اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اس لئے کہ ایک مدت دراز سے اختلاف پڑا ہے اور مباحثے بھی ہوئے اور ہورہے ہیں مگر کچھ فیصلہ نہ ہوا۔ کاتب مضمون نے اس کچھ کچھ سے ہمیں نہایت تعجب آرہا ہے کہ کس قدر یقین کے ساتھ وہ ابھی سے فائدہ اور فیصلہ نہ ہونے پر فتویٰ لگا رہے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ انھوں نے کس مقام سے بحث مباحثے کے مضمون کو اخذ کیا ہے! علماء فضلاء کا اپنی اپنی کتاب سے اعلیٰ تعلیم کا ثبوت دینا ہرگز بحث مباحثے کے مفہوم میں داخل نہیں ہوسکتا۔ جسطرح دو اور دو ہم روٹی نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسے جلسوں سے جن میں ہر مذہب والا اپنے مذہب کی فضیلت کے بیان کرنے کا مجاز ہوتا ہے قطعاً کوئی فائدہ متصور نہ ہوتا تو پھر چیکاگو (امریکہ) میں کیوں عظیم الشان مذہبی جلسہ کیا جاتا؟ کیا اہل امریکہ جن کی عقل و دانش کا لوہا سارا جہان مان رہا ہے ایک بالکل ہی فضول کام کر بیٹھے؟ کیا اخباری دنیا کو خبر نہیں کہ اسی جلسہ کی بدولت ہندو مذہب نے سوامی دیو اکنند کی وکالت سے اہل امریکہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا ہے اس جلسہ میں ہندو مذہب کی فلاسفی کا بیان ہی تھا جس سے امریکہ میں ایک کایا پلٹ ہوگئی اور اُس کے اعتقادات کی طرف میلان ہوتا چلا جاتا ہے۔ چیکاگو کا مذہبی جلسہ تو ایک تاریخی رنگ میں آگیا ہے۔ اٹالی اور وزانس کے جلسوں پر بھی غور کیجئے کیا یہ تمام فضول اور بیہودہ طور پر کئے جارہے ہیں؟ جسقدر ایسے جلسوں سے فائدہ کی اُمید ہے اُس کا ثبوت ہر زمانہ کے مقدسین کے کارناموں سے ملتا ہے۔ مذاہب کے بانی اسی اُمید پر اشاعت کا کام کرتے رہے اور ایسی ساعتوں کے ذریعہ سینکڑوں ہزاروں بندگان خدا کو حق و باطل میں امتیاز کرنے کا موقع بلا حجج و براہین کے پیش کرنے کے بغیر کوئی دعویٰ قابل سماعت نہیں ہوسکتا اور نہ تشنگان حق کی پیاس بجھ سکتی ہے لہذا اس پہلی صورت کی اہمیت سے انکار نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کو اپنے سچے مذہب کی اعلیٰ تعلیم افضلیت اور اکملیت کو جس کا دنیا کے دور دور مقاموں میں جہاں کسی اسلامی مشنری کا قدم تک نہیں پہونچا ہے اس پرآشوب زمانہ میں بھی برابر کم و بیش اثر ہوتا رہا ہے۔ دلیل اور برہان کے ذریعہ احسن   میں غیر قوم اور مذہب کے لوگوں میں پیش کرنے کا انتظام نہایت ہی ضرور ہے اور اسی کی نسبت

وجادلھم بالتی ھی احسن

ہمارے علیم و خبیر ہادی مطلق کا ارشاد ہے

غرض زیر بحث پہلی صورت سے انکار الٰہی ہدایت سے بدیہی انکار ہے اگر یہ تجویز ٹھہر جائے گی تو سوائے اسلام کے کون مذہب ہوگا جو اس میدان میں قدم جما سکے گا؟ آہ اُسکو جلسوں میں ریپرزنٹ کرنے والا بھی کوئی ہو۔ جو کوئی اُسے کامیابی کے ساتھ ریپرزنٹ کرسکتا ہی کیا وہ قوم کی نگاہ میں قابل وقعت ہوسکتا ہے۔ یا لائق ملامت۔

دوسری صورت یہ بیان کی گئی تھی کہ ہر مذہب کا سرگروہ اپنے مذہب کی صداقت کے ثبوت میں ایک آسمانی نشان دکھلاوے تا یہ ثابت ہو کہ اُس مذہب میں ہنوز الٰہی طاقت اور ربانی قوت باقی ہے۔ مگر صادق علی بیگ صاحب اس کے درجواب یہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ صورت تو اُن مفید ہے جو عقل سلیم رکھتے ہیں تخصیص عقل سلیم کی اس جہت سے کی گئی ہے کہ بہت سے نبی پیدا ہوئے اور انھوں نے حقیقی نشانات آسمانی دکھائے لیکن سوائے اُن لوگوں کے

معمولی تعطیل

ہمارے ناظرین اس امر سے خوب آگاہ ہیں کہ ہم ہر سال دسمبر کے آخری ایام میں ایک ہفتہ کی تعطیل کردیتے ہیں کیونکہ دار الامان میں جلسہ کی وجہ سے اتنی فرصت ہو ہی نہیں سکتی کہ اخبار کا کام ہو سکے علاوہ ازیں سال تمام ہر خریداران کا حساب صاف کرنے اور دوسری مصروفیتوں کی وجہ سے ایسا کرنا ضروری ہوتا ہے بہرحال یہ نمبر ۱۸۹۹ء کو الوداع کہتا ہے۔

اب پہلا پرچہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو شائع ہوگا انشاء اللہ۔ بحولہٖ و بقوتہٖ

اطلاع

ہم نے اس سے پیشتر اطلاع دی تھی کہ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء تک مالی سال ختم ہو چکا ہے اس لئے سنہ ۱۸۹۹ء کے اکتوبر تک جن لوگوں نے قیمت بھیجدی ہے ان کے ذمہ صرف ۸ر مطبع کے اخیر دسمبر تک واجب ہیں۔ پس حسب اطلاع سابق جنوری سنہ ۱۹۰۰ء میں ہم للعہ ۔ہر معہ قیمت سنہ ۱۹۰۰ء اپنے ناظرین سے بذریعہ وی پی وصول کر لیں گے اور ایسے طریق پر کل دوستوں سے واجب الطلب قیمت کیلئے اخبار قیمت طلب بھیجا جاویگا جو صاحب اخبار لینا نہ چاہیں یعنی وقت پر قیمت دینے کو طیار نہ ہوں وہ اطلاع دیدیں۔ کیونکہ ایسی مشکلات کی وجہ سے اکثر اوقات اخبار بدیر شائع ہوتا رہا ہے۔ آئندہ اخبار کو باقاعدہ موقت الشیوع بنانے کے لئے ہمارے ناظرین کو اپنے فرائض کی طرف توجہ کی اسقدر ضرورت ہے جس قدر وہ ہم کو شکایتی خطوط سے متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔

آخر میں ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے دست و بازو

خریدار ترسیل زرچندہ

اور خوش معاملہ

خریداروں

کے

پیدا کرنے

کی کوشش کریں

گے۔

رسالہ

فیض احمدی

پنجابی زبان میں منظوم۔ ریس طلا ہی طبع ہوا ہے

حضرت امام الزمان علیہ السلام سے بیعت کرنیوالوں کے نام

(۱) خلیل الرحمن صاحب ساکن پنجیڑی ریاست جموں
(۲) نیک عالم صاحب ״ ״
(۳) غریب اللہ صاحب ساکن کلری ״
(۴) مہر دین ساکن دھرم کوٹ بگا ضلع گورداسپور
(۵) قاضی رحمت اللہ صاحب ״ ״
(۶) نبی بخش صاحب ״ ״ ״
(۷) اللہ دتا صاحب ״ ״
(۸) ابراہیم صاحب ״
(۹) بوڑا صاحب ״ ״
(۱۰) فضل الدین صاحب ساکن جلہ ضلع ملتان
(۱۱) اللہ بخش صاحب ساکن سیالکوٹ
(۱۲) عبد الواحد صاحب ساکن بودھران ضلع ملتان
(۱۳) احمد الدین صاحب ״ ״
(۱۴) محمد الدین صاحب۔ دھرم کوٹ بگا
(۱۵) پیراں دتا صاحب
(۱۶) سید محمد شاہ صاحب مدرس مدرسہ ماچھی واڑہ ضلع لدیانہ
(۱۷) رحمت علی صاحب پٹواری رائپور تحصیل پھلور
(۱۸) عبد العزیز ولد خواجہ عالم امرتسر
(۱۹) ملک غلام احمد۔ اوڈگام علاقہ کشمیر
(۲۰) میاں صوبا۔ بہرام پور بیٹ ضلع انبالہ
(۲۱) خدا بخش صاحب۔ جموں۔
(۲۲) فراہیم بن یوسف۔ توشام ضلع حصار
(۲۳) حفیظ اللہ خاں لدی۔ جیند۔
(۲۴) عبد الوحید۔ لوتی ضلع مبر مجھہ حال سنگرور
(۲۵) شاد یخاں راجپوت۔ جیند
(۲۶) غلام نبی۔ مجن ضلع شاہپور تحصیل بھیرہ
(۲۷) عبد الرحمن (ٹھاکر داس نو مسلم) گرشیر پور ضلع لدیانہ
(۲۸) حافظ دل احمد بی۔ اے۔ ادرانا ضلع شاہپور
(۲۹) مفضل کریم۔ جہلم۔ (۳۰) علی احمد ڈیرہ غازیخان

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شائع کی جاتی ہیں اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس لو سچائی کے لئے یہی امر کافی ہے۔

(۱) قوت باہ (داخلی و خارجی علاج) چودہ قسم کے ضعف باہ کا حکمی علاج قیمت علاج خارجی ۱۰ر اور قیمت علاج داخلی۔ عام
(۲) بواسیر۔ خونی و بادی کے لئے اکسیر عام
(۳) دافع جریان ہر قسم .... للعہ
(۴) علاج آتشک ۱۰ر
(۵) سوزاک کہنہ و جدید ہر قسم عام
(۶) خضاب سالانہ جو تیل کی طرح لگایا جاتا ہے ۸
(۷) مصفی خون کے لئے نسخہ ۱۰ر
(۸) سوار نزول الماء آنکھ کی ہر اکسیر مجرب ہے۔ نونہر .... عام

ان ادویات کی قیمت مقرر۔ ایک مریض کے علاج کیلئے ہیں اگر اس قدر دوا سے کوئی نقص باقی رہے تو زیادہ دوا مفت دیجاویگی۔ **حکیم محمد امین**
مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

ممیرے کا سرمہ

منظور شدہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت - تاریکی چشم دھند جالا پھولا غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند. ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دواؤں کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت ۶ فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۸ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ ۸ مصری سرمہ فی تولہ ۸ علاوہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیے۔

المشتہر - سردار میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے - اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی ایم سانگی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کو فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خشک دانے نکلے ہوئے تھے اور بال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کم زور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر میں یہ سرمہ نہایت مفید ہے - راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل صاحب۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(پانچ ہزار روپیہ انعام)

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامن و الامان میں شیخ یعقوب علی تراب کے اہتمام سے طبع ہو کر بفضلہ تعالیٰ شائع ہوا